# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

## صحیح اور غلط عقیدہ

الحمد للہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد:

جب صحیح عقیدہ، دین اسلام کی اصل اور ملت اسلامیہ کی اساس ہے، تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ آج کے درس کا یہی موضوع ہو۔ کتاب وسنت کے شرعی دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اعمال واقوال صرف اسی وقت صحیح اور مقبول قرار پاتے ہیں جب عقیدہ صحیح ہو، اور اگر عقیدہ صحیح نہ ہو تو پھر تمام اعمال واقوال باطل قرار پاتے ہیں، جیساکہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

(المائدہ ۵/۵)

(اور جو شخص ایمان کا منکر ہو، اس کے عمل ضائع ہوگئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔)

نیز فرمایا:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الزمر ۳۹/۶۵)

(اور (اے محمد ﷺ) یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہو جاوگے۔)

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں، اللہ تعالی کی کتاب مبین اور سنت رسول امین علیہ من ربہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ثابت ہے کہ صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر کے ساتھ ایمان لایا جائے۔ صحیح عقیدہ کے یہ چھ امور، وہ اصول ہیں جنہیں اللہ تعالی کی کتاب عزیز میں بیان کیا گیا ہے اور یہی اصول دے کر اللہ تعالی نے اپنے رسول حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ تمام امور غیب اور وہ تمام امور جن کی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے، کے ساتھ ایمان لانا بھی انہی اصولوں ہی کے برگ وبار ہیں۔ ان چھ اصولوں سے متعلق کتاب وسنت کے دلائل بہت زیادہ ہیں، مثلاً۔ ارشاد باری تعالی ہے:

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ (البقرۃ ۲/۱۷۷)

(نیکی یہ نہیں کہ تم مشرق ومغرب (کو قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیک تو وہ ہے جو اللہ تعالی پر، قیامت کے دن پر فرشتوں پر، کتاب اللہ پر، اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔)

اور فرمایا: آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ (البقرۃ ۲/۲۸۵)

رسول اللہ (ﷺ)، اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی، یہ سب اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ (اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔

مزید فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء ۴/۱۳۶)

اے ایمان والو! اللہ تعالی پر، اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل کی ہے اور ان کتابوں پر جو اس نے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں، (ان سب پر) ایمان لاو اور جو شخص اللہ تعالی)

(سے، اس کے فرشتوں سے، اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور روزقیامت سے انکار کرے، تو وہ بہت ہی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (الحج ۲۲/۷۰)

(کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ اس کو جانتا ہے، یہ (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے، بے شک یہ سب اللہ کے لئے آسان ہے۔)

ان اصولوں پر دلالت کرنے والی احادیث صیحہ بھی بہت زیادہ ہیں مثلاً مشہور صیح حدیث ہے، جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صیح" میں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا (ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالی پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاو۔)... الحدیث۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہم نے الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی آخرت اور دیگر امور غیب جن کا اعتقاد رکھنا ایک مسلمان کے لئے واجب ہے، وہ انہی اصولوں کی شاخیں ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی پر ایمان لانے میں یہ بھی شامل ہے کہ اس بات پر بھی ایمان لایا جائے کہ صرف اور صرف وہی معبود حقیقی اور مستحق عبادت ہے، اس کے سوا کوئی اور اس بات کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہے کیونکہ وہی بندوں کا خالق ہے، ان پر احسان کرنے والا، انہیں رزق دینے والا اور ان کے ظاہر باطن کو جاننے والا ہے، وہ فرماں برداروں کو ثواب اور نافرمانوں کو عذاب دینے پر قادر ہے، اسی عبادت کے لئے ہی اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا اور انہیں اس عبادت کا حکم دیا، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ٥٦ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ٥٧ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (الذاریات ۵۸/۵۶/۵۱)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں، میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے (کھانا) کھلائیں، اللہ ہی تو سب کا روزی رساں، زور آور (اور) مضبوط (ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ٢١ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرۃ ۲/۲۱-۲۲)

اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو، جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمانوں کو چھت بنایا اور آسمان سے بارش برسا کر تمہارے (کھانے کے لئے انواع اقسام کے میوے پیدا کئے، خبر دار! کسی کو اللہ کا شریک مت بناو اور تم جانتے تو ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اسی حق کو بیان فرمانے اور اس کی طرف دعوت دینے کے لئے ہی تمام رسولوں کو مبعوث اور کتابوں کو نازل فرمایا اور اس کے متضاد عقیدہ رکھنے سے ڈرایا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل ۱۶/۳۶)

"اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے بچو۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء ۲۱/۲۵)

"اور آپ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں لہٰذا (تم سب) میری ہی عبادت کرو۔"

مزید فرمایا:

الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ١ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (ھود ۱۱/۱-۲)

"یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم وخبیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔"

اس عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ بندوں نے عبادت کی جن جن صورتوں کو بھی اختیار کیا ہے، مثلاً دعا، خوف، امید، نماز، روزہ، ذبح، نذر وغیرہ، ان تمام اقسام کو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی کے لئے اس طرح مخصوص کر دیا جائے کہ بندہ اس معبود حقیقی کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرے تو اس کا شوق بھی دامن گیر ہو، اس کا خوف دل میں ہو تو اس سے کمال درجہ کی محبت بھی ہو اور اس کی عظمت کے سامنے انسان عجز وانکساری کی بھی انتہا کر دے۔ قرآن کریم کا اکثر وبیشتر حصہ، دین کے اسی عظیم الشان اصول کی تشریح وتوضیح کے بارے میں نازل ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ٢ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (الزمر ۳۹/۲-۳)

"اللہ کی عبادت کرو (یعنی) اس کی عبادت کو (شرک) سے خالص کر کے، دیکھو! خالص عبادت اللہ ہی کے لئے (زیبا) ہے۔"

اور فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء ۱۷/۲۳)

"اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الغافر ۴۰/۱۴)

"اللہ کی عبادت کو خالص کر کے صرف اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا ہی مانیں۔"

" صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان تمام فرائض وواجبات پر بھی ایمان لایا جائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے مثلا اسلام کے ظاہری ارکان خمسہ (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) اگر زادہ رہ ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔ دیگر فرائض جن کا مطہرہ نے حکم دیا ہے اوران سب میں سے اہم اور اعظم رکن یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ "لاالہ الا اللہ" کی شہادت کا یہ تقاضا ہے کہ عبادت اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالی ہی کی کی جائے اور غیر اللہ کی عبادت کی نفی کر دی جائے چنانچہ "لاالہ الا اللہ" کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ اللہ تعالی کے سوا جس انسان، فرشتہ، جن یا کسی اور ہستی کی عبادت کی جائے، وہ معبود باطل ہے جب کہ معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالی ہے، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ (الحج ۲۲/۶۲)

(یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور (کافر) جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔)

یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اس عظیم اصول کے لئے اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا اور ان کو یہی حکم دیا ہے، اسی اصول کو لوگوں تک پہنچانے اور انہیں سمجھانے کے لئے اللہ تعالی نے اپنے انبیاء کرام کو مبعوث کیا اور اپنی کتابوں کو نازل فرمایا ہے۔ اس پر خوب اچھی طرح غور فکر فرمایئے تاکہ آپ کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت دین کے اس اہم اصول کے بارے میں کس قدر زبردست جہالت میں مبتلا اور غیر اللہ کی عبادت میں مصروف ہے، انہوں نے وہ حق جو خالص اللہ تعالی کے لئے تھا، غیر اللہ کو دے دیا۔ فاللہ المستعان!

اللہ سبحانہ تعالی کے ساتھ ایمان میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ وہی اس کائنات کا خالق، اس کے امور و معاملات کا مدبر اور جس طرح چاہے اپنے علم وقدرت کے ساتھ تصرف کرنے والا ہے۔ وہی دنیا وآخرت کا مالک اور تمام کائنات کا رب ہے، اس کے سوا کوئی خالق ہے نہ رب، اسی نے اپنے بندوں کی اصلاح اور انہیں ایسے امور کی دعوت دینے کے لئے، جن میں ان کی دنیا وآخرت کی نجات اور کامیابی کا راز مضمر ہے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا اور اپنے پاس سے کتابیں نازل فرمائیں اور ان تمام امور میں وہ وحدہ لاشریک ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (الزمر ۳۹/۶۲)

(اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔)

اور فرمایا: إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (الاعراف ۷/۵۴)

یقینا تمھارا پروردگار (اللہ ہی ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا، وہی رات سے دن کو ڈھانپ (چھپا) دیتا ہے، وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج، چاند اور ستاروں" "کو پیدا کیا، سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔

ایمان باللہ میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے ان اسماء حسنیٰ اور صفات علیا پر بھی ایمان رکھا جائے جو اس کی کتاب عزیز میں وارد ہیں اور اس کے رسول امین ﷺ سے ثابت ہیں اور پھر کسی تحریف، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے بغیر ایمان لایا جائے اور جس طرح یہ اسماء وصفات، کتاب وسنت میں وارد ہیں ان پر اسی طرح بلاکیف ایمان لایا جائے اور یہ جن عظیم معانی پر مشتمل ہیں ان پر بھی ایمان لایا جائے کہ یہ درحقیقت اللہ عزوجل کے وہ اوصاف ہیں جن کے ساتھ اسے اسی طرح موصوف قرار دینا واجب ہے جس طرح اس کی ذات گرامی کے شایان شان ہے، نیز یہ بھی واجب ہے کہ ان کی کوئی ایسی تاویل نہ کی جائے کہ جس سے کسی صفت کی، مخلوق کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہو، جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

الیس کمثلہ شئ وھوالسمیع البصیر (الشوریٰ ۴۲/۱۱)

(اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔)

اور فرمایا:

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل ۱۶/۷۴)

(لوگو!) اللہ کے بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناو اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔)

یہ ہے اہل سنت والجماعت، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اورتابعین عظام کا عقیدہ ،جیسے امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المقالات عن اصحاب الحدیث واہل السنۃ"میں اورکئی دیگراہل علم وایمان نے بھی ذکر فرمایا ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام زہری ومکحول سے آیات صفات کے بارے میں پوچھا گیا توانہوں نے فرمایاکہ "ان پراسی طرح ایمان لاوجس طرح یہ واردہیں" ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک ،اوزاعی ،لیث بن سعداورسفیان ثوری رحمھم اللہ سے ان اخبار کے بارے میں پوچھا گیا جوصفات سے متعلق واردہیں توان سب نے فرمایا "ان کواسی طرح بلاکیف مانوجس طرح یہ واردہیں۔" امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں "ہم بہت سے تابعین کی موجودگی میں یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے، نیز ہم ان تمام صفات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جن کا سنت میں ذکر ہے "جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے استواء کے بارے میں سوال کیا گیا توانہوں نے فرمایا "استواء غیر مجہول ہے،اس کی کیفیت غیر معقول (عقل میں نہ آنے والی) ہے اوراللہ تعالیٰ کا یہ پیغام ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے واضح طورپر پہنچادیا اوراب ہم پر فرض ہے کہ اس کی تصدیق کریں۔ "اورجب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا توانہوں نے فرمایا "استواء معلوم ہے، کیفیت مجہول ہے،اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے اوراس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے "پھر آپ نے سائل سے کہا تم مجھے برے آدمی معلوم ہوتے ہواورپھر آپ کے حکم سے اسے وہاں سے باہر نکال دیا گیا۔ یہی معنی ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ امام ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہم اپنے پروردگار سبحانہ وتعالیٰ کو پہچانتے ہیں کہ وہ ساتوں آسمانوں سے اوپراپنے عرش پر ہے اوراپنی مخلوق سے جدا ہے۔ "اس موضوع سے متعلق ائمہ کرام کے ارشادات بہت زیادہ ہیں اوران سب کواس لیکچر میں ذکرکرنا ممکن نہیں ہے ،جوشخص ان میں سے اکثر اقوال پر مطلع ہونا چاہئے اسے چاہئے کہ ان کتب کا مطالعہ کرے جوعلماء سنت نے اس موضوع پر لکھی ہیں مثلا عبداللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب السنہ "امام جلیل محمد بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی "التوحید "ابوالقاسم لالکائی طبری رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب السنہ "ابوبکر بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "السنہ "اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا اہل حماہ کے سوال کا جواب۔ آپ کا یہ جواب بہت عظیم اورکثیر فوائد پر مشتمل ہے، جس میں آپ نے اہل سنت کے عقیدے کی وضاحت فرمائی ہے اور عقیدے کی صحت پر آپ نے ائمہ کے کلام اورشرعی وعقلی دلائل کو کثرت سے نقل فرمایا ہے اوراہل سنت کے مخالفین کے اقوال کو باطل قراردیا ہے،اسی طرح آپ کا وہ رسالہ جو "تدمیریہ" کے نام سے موسوم ہے،اس میں بھی آپ نے اس موضوع پر بہت شرح وبسط کے ساتھ لکھا اور نقلی وعقلی دلائل کے ساتھ اہل سنت کے عقیدے کو بیان فرمایا ہے اورمخالفین کی اس انداز سے تردید کی ہے کہ اہل علم میں سے جوبھی اس پر صالح مقصد اورمعرفت حق کی رغبت کے ساتھ غور کرے گا تواس کے سامنے حق اورباطل میں امتیاز نمایاں ہوجائے گا نیز جوبھی شخص اسماء صفات کے بارے میں اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کرے گا ،وہ درحقیقت نقلی اور عقلی دلائل کی مخالفت کرے گا اورجوکچھ وہ ثابت کرنا چاہے یا جس کی نفی کرنا چاہے ،اس سلسلے میں وہ واضح تناقض میں بتلا ہوجائے گا۔

اہل سنت والجماعت نے اللہ تعالیٰ کےلئے صرف وہی کچھ ثابت کیا ہے جواس نے اپنے لئے اپنی کتاب کریم میں ثابت کیا ہے اوراس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے اپنی سنت صحیحہ میں ثابت کیا ہے۔ اہل سنت اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا کسی تمثیل کے بغیر اثبات کرتے اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس کی مخلوق کے ساتھ مشابہت سے اس طرح تنزیہہ (پاکیزگی بیان) کرتے ہیں کہ جس سے تعطیل (صفات الٰہی کا انکار) بھی لازم نہ آئے، تناقض پیدا نہ ہواور تمام دلائل کے مطابق عمل بھی ہوجائے ،چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بھی اپنے ان بندوں کے بارے میں یہی سنت ہے جواس حق کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ وہ حق کو تھامنے کی مقدور بھر کوشش کرتے اوراسے اخلاص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کےلئے ڈھونڈتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی انہیں حق اختیار کرنے کی توفیق عطا فرماتا اوران کے دلائل کو غلبہ عطا فرما دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ فَيَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (الانبیاء۲۱/۱۸)

(نہیں) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تووہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اورجھوٹ اسی وقت نابود ہوجاتا ہے۔))

نیز فرمایا : وَلَا يَاۡتُوۡنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئۡنٰكَ بِالۡحَقِّ وَاَحۡسَنَ تَفۡسِيۡرًا (الفرقان ۲۵/۳۳)

(اوریہ لوگ تمہارے پاس جو(اعتراض کی) بات لاتے ہیں ہم تمہارے پاس اس کا معقول اورخوب واضح جواب بھیج دیتے ہیں۔)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تفسیر میں حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ :

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِيۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ (الاعراف ۷/۵۴)

(یقینا تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اورزمین کوچھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔)

کی تفسیر میں بہت اچھا انداز اختیار کیا ہے، عظیم فائدہ کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے یہاں نقل کردیا جائے، حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ "اس مقام کی تفسیر میں لوگوں کے بہت سے اقوال ہیں لیکن ہم ان سب کو یہاں بیان نہیں کرسکتے، بس ہم اس مقام کی تفسیر میں وہ مذہب اختیار کریں گے جوسلف صالحین مالک ،اوزاعی، ثوری، لیث بن سعد، شافعی، احمد، اسحاق بن راھویہ اورقدیم وجدید دیگر ائمہ مسلمین کا ہے اوروہ یہ کہ اس آیت کواسی طرح لیا جائے جس طرح یہ وارد ہے، نہ استواء کی کیفیت بیان کی جائے، نہ تشبیہ دی جائے اورنہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو معطل قراردیا جائے۔ "مشبہین" (تشبیہ دینے والے) کے ذہنوں میں جوبات بظاہر آتی ہے ،اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اس سے پاک ہے کیونکہ مخلوق میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مشابہت نہیں رکھتی ((الیس کمثلہ شئ وہوالسمیع البصیر)) بلکہ بات درحقیقت اس طرح ہے جس طرح ائمہ کرام مثلا نعیم بن حماد خزاعی۔ ۔ ۔ ۔ استاد حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ ۔ ۔ ۔ نے فرمائی ہے کہ "جس نے اللہ تعالیٰ کواس کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دی وہ کافر ہے۔ جس نے اس صفت کا انکار کیا جواللہ نے اپنی ذات گرامی کے بارے میں بیان فرمائی ہے، وہ بھی کافر ہے نیز اللہ تعالیٰ نے اپنی جوصفت بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی جوصفت بیان فرمائی ہے، اس میں تشبیہ نہیں ہے۔ "جوشخص اللہ تعالیٰ کےلئے ان صفات کوثابت کرے جن کا ذکر آیات صریحہ اوراحادیث صحیحہ میں موجود ہے اورپھر اس طرح بیان کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی جناب کے شایان شان ہے اوراللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے تمام عیوب ونقائص کی نفی کردے تووہ شخص راہ ہدایت پر گامزن ہے۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

ایمان بالملائکہ کے دوپہلو ہیں، ایک پہلو اجمال کا اوردوسرا تفصیل کا۔ پس مومن کا اس بات پر ایمان ہو کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہیں، جنہیں اس نے اپنی اطاعت کےلئے پیدا فرمایا ہے اوران کے بارے میں یہ فرمایا ہے :

بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ ۲۶ لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ يَعۡمَلُوۡنَ ۲۷ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يَشۡفَعُوۡنَ اِلَّا لِمَنِ ارۡتَضٰى وَهُمۡ مِّنۡ خَشۡيَتِهٖ مُشۡفِقُوۡنَ (الانبیاء۲۱/۲۶-۲۸)

وہ اس کے معزز بندے ہیں، اس سے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ جو کچھ ان کے آگے ہوچکا ہے اور جو پیچھے ہوگا، وہ سب سے واقف ہے اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔

فرشتو کی بہت سی قسمیں ہیں، ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو حاملین عرش الہی ہیں، کچھ جنت و جہنم کے داروغے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کی ڈیوٹی بندوں کے اعمال کو محفوظ کرنے پر لگائی گئی ہے۔ اسی طرح ان فرشتوں پر ہمارا تفصیلی ایمان ہے جن کا اللہ تعالی اور اسف کے رسول ﷺ نے نام لے کر فرمایا ہے مثلا جبریل، میکائیل، مالک (داروغہ جہنم) اور اسرافیل، جسے نفخ صور پر مامور کیا گیا ہے۔ احادیث صیحہ میں بھی فرشتوں کا ذکر آیا ہے، چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی صیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "فرشتوں کو نور سے، جنوں کو بھڑکتی ہوئی آگ سے اور آدم کو ااس چیز سے پیدا کیا گیا جس کا تمھارے سامنے بیان کیا جاچکا ہے۔" (صیح مسلم) اسی طرح کتابوں پر بھی اجمالی ایمان واجب ہے کہ اللہ سجانہ وتعالی نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر کتابیں نازل فرمائیں تاکہ حق کو بیان کیا جاسکے اور اس کی طرف دعوت بھی دی جاسکے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (الحدید۵۷/۲۵)

یقینا ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور فرمایا :

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ (البقرۃ۲/۲۱۳)

پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو اللہ تعالی نے (ان کی طرف) بشارت دینے اور ڈرانے والے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف) کرتے تھے، ان کا ان میں فیصلہ کردے۔

تفصیل کے ساتھ ہمارا ان کتابوں پر ایمان ہے جن کا اللہ تعالی نے نام لیا ہے، مثلا تورات، انجیل، زبور، اور قرآن مجید جو ان سب سے افضل اور آخری، ان کی نگہبان اور تصدیق کرنے والی کتاب ہے۔ تمام امت پر یہ واجب ہے کہ کتاب کی اتباع کرے اور اس کے احکام کو نافذ کرے۔ کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ سنت رسول ﷺ کی اتباع اور اس کا نفاذ بھی واجب ہے کیونکہ اللہ سجانہ وتعالی نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے اور ان پر اس قرآن مجید کو نازل فرمایا تاکہ آپؐ ان کے مابین اس کتاب کی روشنی میں فیصلے فرمائیں۔ اس کتاب کو اللہ تعالی نے سینوں کی بیماریوں کے لئے شفاء، ہر چیز کا بیان اور مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت بنادیا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے :

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(الانعام۶/۱۰۰)

(اور یہ بابرکت بھی ہم نے اتاری ہے، پس تم اس کی پیروی کرو اور (اللہ سے

ڈرو تاکہ تم پر مہربانی کی جائے مزید فرمایا :

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (النحل۱۶/۸۹)

اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا (مفصل) بیان ہے اور مسلمان کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔

نیز فرمایا :

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

(الاعراف۷/۱۵۸)

اے محمد! (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، تو اللہ پر، اس کے نبی امی پر، جو اللہ پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں، ایمان لاو اور ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاو۔

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام علیھم السلام کے ساتھ بھی اجمالی و تفصیلی ایمان لانا واجب ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی طرف رسولوں کو بھیجا جو کہ بشارت سنانے والے، ڈرانے والے اور حق کی طرف دعوت دینے والے تھے۔ جن لوگوں نے حضرات انبیاء کرام علیھم السلام کی دعوت جپر لبیک کہا وہ سعادت کے ساتھ کامیاب و کامران ہوگئے اور جنھوں نے ان کی مخالفت کی ناکامی وندامت ان کا مقدر ٹھہری۔ ہمارے نبی کریم حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ، تمام انبیاء کرام علیھم السلام، کے بعد تشریف لانے والے اور ان سب سے افضل ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

(النحل۱۶/۳۶)

اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بت پرستی سے اجتناب کرو۔ اور فرمایا :

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ

(النساء۴/۱۶۵)

سب) پیغمبروں کو(اللہ نے) خوش خبری سنانے اورڈرانے والے (بنا کر بھیجا) تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کے لئے اللہ پر الزام کا موقعہ نہ رہے۔)

:ارشاد ربانی ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب۳۳/۴۰)

محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول اورخاتم النبیین ہیں۔

جن انبیا کرام کا اللہ تعالی نے نام لیا یا جن کا رسول اللہ ﷺ سے نام ثابت ہے، ان پر ہمارا تفصیل وتعیین کے ساتھ ایمان ہے مثلا نوح، ہود، صالح، ابراہیم اور دیگر انبیا کرام صلی اللہ علیم وعلی آلھم واتباعھم۔ آخرت کے دن کے ساتھ ایمان میں ہر اس چیز کے ساتھ ایمان لانا شامل ہے جس کی مابعد الموت ہونے کی اللہ تعالی اوراس کے رسول نے خبر دی ہے۔ مثلا قبر کا فتنہ، اس کا عذاب اور اس کی نعمتیں، قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور سختیاں، پل صراط، میزان، حساب کتاب، جزا، لوگوں کے سامنے ان کے اعمال ناموں کا پیش کیا جانااورکچھ کااپنے اعمال ناموں کودائیں ہاتھ میں اورکچھ کا بائیں ہاتھ میں پکڑنااورکچھ کا اپنی پشت کے پیچھے سے پکڑنا۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ہم اپنے نبی کریم ﷺ کے حوض اورجنت اور جہنم پر ایمان رکھیں اوراس بات پر بھی ہمارا ایمان ہوکہ مومنوں کواپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کا دیدا بھی نصیب ہوگااوروہ ہم کلامی کے شرف سے بھی بہرہ ورہوں گے۔ علاوہ ازیں وہ دیگر سب امورجن کاقرآن کریم اوررسول اللہ ﷺ کی سنت صحیحہ میں ذکر ہے، ان سب پر ایمان لانا واجب ہے اوران کی اس طرح تصدیق کرنا بھی واجب ہے جس طرح اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ نے انہیں بیان فرمایا ہے۔

ایمان بالقدرمیں چار امور پرایمان لانا شامل ہے۔

:اللہ تعالیٰ ماکان ومایکون "جوکچھ ہوااورجوکچھ ہوگا "اپنے بندوں کے حالات، ان کے رزق، اجل، عمل اوردیگر تمام امور کوجانتا ہے اوراس سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (التوبہ۱۱۵/۹)

بے شک اللہ تعالیٰ ہرچیز کوخوب جانتا ہے

:نیز فرمایا

لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (الطلاق۶۵/۱۲)

تاکہ تم لوگ جان لوکہ اللہ ہرچیز پرقادر ہے، اوریہ کہ اللہ اپنے علم سے ہرچیز پراحاطہ کئے ہوئے ہے

:اللہ تعالیٰ نے ہرقضا وقدر کواپنے پاس باقاعدہ لکھ رکھا ہے۔ جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے (۲)

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ (ق۵۰/۴)

ان کے جسموں کوزمیں جتنا (کھاکھا کر) کم کرتی جاتی ہے ہمیں معلوم ہے اورہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے

:مزید ارشاد گرامی ہے

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (یس۳۶/۱۲)

اورہرچیز کوہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

:اورفرمایا

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (الحج۷۰/۲۲)

کیا تم نہیں جانتے کہ جوکچھ آسمان اورزمین میں ہے، اللہ تعالیٰ اس کوجانتا ہے۔ یہ (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے، بے شک یہ سب اللہ کےلیے آسان ہے۔

:اللہ تعالی کی نافذ ہوکررہنے والی مشیت پرایمان رکھا جائے کہ جووہ چاہے وہ ہوکررہتا ہے، جونہ چاہے وہ نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے (۳)

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (الحج۱۸/۲۲)

بے شک اللہ جوچاہتا ہے کرتا ہے۔

:اورفرمایا

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (یس ۳۶/۸۲)

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے۔

ایک اور فرمان:

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (التکویر ۸۱/۲۹)

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ رب العالمین چاہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہی تمام موجودات کو پیدا فرمایا ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی خالق ہے اور نہ رب، جیسا کے اس کا ارشاد ہے (۴):

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (الزمر ۶۲/۳۹)

اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ (فاطر ۳۵/۳۶)

لوگو! اللہ کے تم پر جو احسانات ہیں، ان کو یاد کیا کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور ایسا خالق ہے جو تم کو آسمان وزمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بھکے پھرتے ہو؟

اہل سنت والجماعت کے نزدیک ان چار امور پر ایمان لانا ایمان بالقدر میں شامل ہے، اگرچہ بعض اہل بدعت نے اس کا انکار کیا ہے۔

ایمان باللہ میں یہ عقیدہ رکھنا بھی شامل ہے کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے جس میں اطاعت الہی سے اضافہ ہوتا ہے اور اللہ کی معصیت ونافرمانی سے کمی واقع ہوتی ہے اور یہ جائز نہیں کے شرک اور کفر کے سوا دیگر گناہوں مثلا: زنا، چوری، سودخوری، شراب نوشی اور والدین کی نافرمانی جیسے کبیرہ گناہوں کی وجہ سے کسی مسلمان کو کافر قرار دیا جائے بشرطیکہ وہ ان گناہوں کو حلال نہ سمجھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء ۴/۴۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ یہ (جرم) نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا اور اس کے سوا جو گناہ وہ جس کو چاہے، معاف کردے گا۔

اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

ایمان باللہ ہی میں یہ بھی داخل ہے کہ محبت اللہ ہی کی خاطر ہو اور بغض بھی اسی کی وجہ سے ہو (یعنی) اللہ ہی کی خاطر دوستی اور اسی کی وجہ سے دشمنی ہو۔ مومن کو چاہیے کہ وہ مومنوں سے محبت اور دوستی رکھے اور کافروں سے بغض اور دشمنی رکھے۔ اس امت کے مومنوں میں سرفہرست رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں، یہی وجہ ہے کہ اہل سنت ان سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرامؑ کے بعد صحابہ کرامؓ تمام لوگوں سے بہتر ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ ملتے ہوں گے اور پھر وہ جوان کے ساتھ ملتے ہوں گے۔" (متفق علیہ)

اہل سنت والجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان ذوالنورین اور پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین، ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ اور پھر باقی صحابہ افضل ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اہل سنت، مشاجرات صحابہ کے بارے میں توقف کرتے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ان کے بارے میں مجتہد تھے، جن کا اجتہاد درست تھا انہیں دوگنا اجر وثواب ملے گا اور جن کا اجتہاد درست نہ تھا انہیں ایک اجر وثواب ملے گا۔ اہل سنت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایمان لانے والے اہل بیت سے بھی محبت رکھتے ہیں، ان سے دوستی رکھتے ہیں اور ازواج مطہرات، امہات المومنین سے بھی ولاء کا رشتہ رکھتے، ان سب کے لئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رضا اور خوشنودی کے پھول برسائے۔

اہل سنت والجماعت ان رافضیوں سے اظہار برأت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے، انہیں دشنام دیتے اور اہل بیت کے بارے میں غلو سے کام لیتے ہیں اور انہیں اس سے زیادہ مقام ومرتبہ پر فائز کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے۔ اہل سنت کا ان ناصبیوں سے بھی اظہار برأت ہے جو اہل بیت کو اپنے قول وعمل سے ایذاء پہنچاتے ہیں۔

اس مختصر سے درس میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس عقیدہ صحیحہ میں داخل ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے، یہی اس فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لاتزال طائفة من امتی علی الحق منصورین لایضرہم من خذلہم حتی یاتی امر اللہ سبحانہ)) (مسند احمد ۳/۴۳۶)

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر دائم رہے گا، اسے رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ سبحانہ کا امر آجائے گا۔"

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ "یہودی اکہتر فرقوں میں اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، جن میں سے ایک کے سوا سب فرقے جہنم رسید ہوں گے۔" صحابہ کرامؓ

"نے عرض کیا" یارسول اللہ! یہ فرقہ کون سا ہوگا؟ "فرمایا" جو اس دین پر ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

یہ ہے وہ عقیدہ جسے اختیار کرنا، جس پر ثابت قدم رہنا اور اس کے مخالف عقیدہ سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

اس عقیدے سے منحرف ہونے اور اس کے مخالف راستے پر چلنے والوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے کچھ تو وہ لوگ ہیں جو بتوں، پروہتوں، فرشتوں، ولیوں، جنوں، درختوں اور پتھروں وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ انہوں نے انبیاء کرام کی دعوت کو قبول نہیں بلکہ انبیاء کرام سے مخالفت وعناد کا رویہ رکھا جس طرح قریش اور کئی دیگر عربوں نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے رویہ رکھا تھا۔ یہ لوگ اپنے معبودان باطلہ سے یہ سوال کرتے کہ وہ ان کی ضرورتوں کو پورا کریں، بیماروں کو شفا دیں، دشمنوں پر فتح عطا کریں، یہ لوگ ان کے نام پر ذبح کرتے اور ان کی نذر نیاز بھی دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی ان باتوں کی تردید فرمائی اور حکم دیا کہ اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو تو انہوں نے اس بات کو بہت تعجب انگیز سمجھتے ہوئے انکار کر دیا اور کہا:

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص ۵/۳۸)

''کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔''

لیکن رسول اللہ ﷺ مسلسل اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے، شرک سے ڈراتے رہے اور اپنی دعوت کی حقیقت کو بیان فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو چاہا ہدایت سے سرفراز فرما دیا اور پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ لوگ اللہ کے اس دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ، آپ ﷺ کے پاکباز صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کی مسلسل دعوت اور طویل جہاد کی برکت سے اپنے دین کو دیگر تمام ادیان پر غالب کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد حالات پھر بدل گئے، اکثر لوگوں پر جہالت کا غلبہ ہو گیا حتیٰ کہ اکثریت پھر سے دین جاہلیت کی طرف لوٹ گئی، لوگ انبیاء و اولیاء کے بارے میں غلو سے کام لینے لگے، انہیں پکارنے اور ان سے مدد مانگنے لگے اور اس طرح شرک کی کئی قسموں میں مبتلا ہو گئے اور انہیں نے ''لاالٰہ الااللہ'' کے معنیٰ کو نہ پہچانا جس طرح کفار عرب اس کا معنیٰ پہچانتے تھے۔ فاللہ المستعان

تب سے لے کر اب تک جہالت کے غلبہ اور عہد نبوت سے دوری کے باعث یہ شرک لوگوں میں مسلسل پھیل رہا ہے۔

ان متاخرین کو بھی یہی شبہ لاحق ہوا ہے جو پہلے لوگوں کو لاحق ہوا تھا، یعنی یہ کہ:

هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ (یونس ۱۸/۱۰)

''یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

اور:

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (الزمر ۳/۳۹)

''ہم تو ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔''

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو باطل قرار دیا اور واضح فرمایا ہے کہ جو بھی اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرے خواہ وہ کوئی بھی ہو تو وہ شرک اور کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ (یونس ۱۸/۱۰)

'' اور یہ (لوگ) اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع دے سکتی ہیں اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (یونس ۱۸/۱۰)

''اے پیغمبر)!'' آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود اسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک کرنے سے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ اس کے سوا انبیاء و اولیاء اور دیگر لوگوں کی عبادت شرک اکبر ہے، خواہ اس شرک کا ارتکاب کرنے والے اس کا کوئی نام رکھ لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (الزمر ۳/۳۹)

''اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست (کارساز) بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔''

ان کی تردید کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (الزمر ۳/۳۹)

''جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان کا فیصلہ کر دے گا۔ بے شک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے، ہدایت نہیں دیتا۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح فرمادیا ہے کہ ان کا اس کے سوا کسی غیر کی عبادت کرنا، اس کو پکارنا، اس سے خوف کھانا، اس سے امید رکھنا اس کی ذات گرامی کے ساتھ کفر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کی بھی تکذیب کی ہے کہ ان کے یہ معبود ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کردیتے ہیں۔

عقیدہ صحیحہ کے مخالف کفریہ عقائد اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ عقائد کے خلاف یہ عقائد بھی ہیں جنہیں عصر حاضر کے ملحدین، مارکس اور لینن کے ماننے والوں نے اختیار کررکھا ہے خواہ وہ ان کا نام سوشلزم رکھیں یا کمیونزم یا انہیں اشتراکیت وغیرہ سے موسوم کریں۔ ان ملحدین کا اصول یہ ہے کہ اس دنیا کا کوئی معبود نہیں اور زندگی مادہ کا نام ہے۔ یہ لوگ آخرت، جنت، جہنم اور تمام ادیان کا انکار کرتے ہیں، جو بھی ان کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور ان کے افکار ونظریات کا جائزہ لے اسے یقینی طور پر یہ باتیں معلوم ہوجائیں گی۔ بلاشبہ ان کے یہ عقائد تمان آسمانی ادیان کے خلاف ہیں اور ایسے عقائد رکھنے والوں کو دنیا وآخرت میں بدترین انجام سے دوچار کرنے والے ہیں۔

اسی طرح ان بعض باطنیہ اور بعض صوفیہ کے عقائد بھی حق کے خلاف ہیں جو کچھ اپنے اولیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تدبیر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک اور کائنات کا نظام چلانے میں اس کے ساتھ تصرف واختیار کے مالک ہیں۔ یہ لوگ اپنے ان اولیاء کو اقطاب، اوتاد اور اغواث جیسے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ شرک فی الربوبیت کی بدترین قسم ہے بلکہ یہ زمانہ جاہلیت کے شرک سے بھی بدترین ہے کیونکہ عرب شرک فی الربوبیت کے مرتکب نہ تھے بلکہ وہ تو شرک فی العبادت کرتے تھے اور وہ بھی صرف خوشحالی کی صورت میں اور جب کسی مصیبت میں پھنستے تو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے :

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (العنکبوت ۲۹/۶۵)

''پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے (اور) خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔''

زمانہ جاہلیت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے معترف تھے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے :

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ (الزخرف ۴۳/۸۷)

: اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقینا یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے!'' نیز فرمایا''

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (یونس ۱۰/۳۱)

اے پیغمبر)! (ان سے) پوچھیئے کہ تمھیں آسمان اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے یا (تمھارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے، بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا) انتظام کون کرتا ہے؟ فورا کہہ دیں گے کہ اللہ! تو کہئے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں؟

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اس آخری دور کے مشرکوں نے پہلے لوگوں کی نسبت دو اعتبار سے شرک میں اضافہ کیا ہے (۱) انہوں نے ربوبیت میں بھی شرک کیا اور (۲) فراخی وتنگدستی دونوں حالتوں میں شرک کیا جیسا کہ ان کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ یہ مصر میں حسین اور بدوی وغیرہ کی قبر، عدن میں عیدروس کی قبر، یمن میں ہاوی کی قبر، شام میں ابن عربی کی قبر، عراق میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبر اور دیگر مشہور قبروں کے پاس جو کچھ یہ کرتے ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان قبروں کے بارے میں یہ لوگ بہت ہی غلو سے کام لیتے اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق میں انہیں تصرف واختیار کا مالک سمجھتے ہیں۔

افسوس کم ہی ایسے لوگ ہیں جو ان کے شرک کی تردید کریں اور ان کے سامنے اس توحید کی حقیقت بیان کریں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ سے پہلے کے تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرۃ ۲/۱۰۶)

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو رشد وہدایت عطا فرمائے، ان میں بکثرت داعین ہدایت پیدا فرمائے اور مسلمانوں کے قائدین اور علماء کو اس شرک کے خلاف جنگ کر کے اسے نیست ونابود کردینے !کے اسباب ووسائل عطا فرمائے۔ انہ سمیع قریب

اسماء وصفات کے بارے میں صحیح عقیدہ کے خلاف اہل بدعت، جہمیہ، معتزلہ اور نفی صفات میں ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا عقیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو صفات کمال سے معطل قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معدومات، ،جمادات اور مستحیلات کی صفات کے ساتھ موصوف قرار دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اس سے بہت ہی بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ ہے۔

اشاعرہ نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی نفی کی اور بعض کو تسلیم کیا حالانکہ ان کے لئے یہ لازم ہے کہ جن صفات کی انہوں نے نفی کی ہے ان کو بھی اسی طرح مانیں جس طرح دیگر صفات کو مانتے ہیں، لیکن انہوں نے سمعی اور عقلی دلائل کی مخالفت کی اور واضح اور بین تناقض کا شکار ہوگئے۔

ان گمراہ فرقوں کے برعکس اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا ہے یا جن اسماء وصفات کمال کو اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس کے لئے ثابت کیا ہے۔ اہل سنت، اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کے ساتھ مشابہت سے اس طرح پاک قرار دیتے ہیں کہ اس میں تعطیل کا شائبہ نہ ہو۔ یہ کتاب وسنت کے دلائل کو اسی طرح مانتے ہیں جس طرح یہ ہیں، یعنی نہ ان میں تحریف کرتے ہیں اور نہ تعطیل، اس لئے یہ اس تناقض سے محفوظ ہیں جس میں دوسرے گمراہ فرقے بتلا ہیں، جیسا کہ تفصیل کے ساتھ پہلے بیان کیا جاچکا ہے اور یہی راہ نجات، دنیا وآخرت کی سعادت اور صراط مستقیم ہے جس پر اس امت کے سلف اور ائمہ کرام گامزن رہے۔

امت کے اس آخری دور کی اصلاح بھی صرف اسی چیز سے ہوگی جس سے اس امت کے پہلے دور کی اصلاح ہوئی اور یہ کہ کتاب وسنت کی پیروی کی جائے اور جو چیز ان کے مخالف ہو اسے ترک کردیا جائے۔

واللہ ولی التوفیق' وہو سبحانہ حسبنا ونعم الوکیل' ولا حول ولا قوۃ الا بہ' وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ